علاوہ اس فن کی تاریخ کے اوراق زریں ہیں مشریقی خاندان پر بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ ضرورت تھی کہ خاندانِ عزیزی کا بھی ایک مفصل تذکرہ مرتب کیا جائے، خوشی کی بات ہے کہ اس ضرورت کی تکمیل ایک ایسے فاضل اہلِ قلم کے ہاتھوں عمل میں آئی جو خود اس خاندان کے فیض یافتہ، تاریخ طب کے مبصر اور علی گڑھ کے طبیہ کالج میں علم الادویہ کے ریڈر ہیں، چنانچہ اس کتاب میں خاندان کے مورث اعلیٰ حکیم محمد یعقوب (از ۱۷۹۰ء تا ۱۸۰۰ء) سے لیکر حکیم محمد صابر رضا متوفی ۱۹۴۲ء تک چالیس اطبا کے حالات و سوانح، اُن کے معمولات، علاج کے طریقے، خاص خاص نسخے، علمی ادبی اور فنی کمالات و خدمات، ان سب چیزوں کا ذکر بسط و تفصیل سے مستند حوالوں کے ساتھ بڑی تحقیق سے کیا ہے۔ ان مذکورہ بالا اطبا کے علاوہ اور بہت سے اطبا کا ذکر ضمنی آگیا ہے ان پر بھی مفید اور معلومات افزا نوٹ لکھے گئے ہیں، غرض کہ یہ کتاب علمی تاریخی اور فنی اعتبار سے بڑی قابلِ قدر اور لائقِ مطالعہ ہے۔ شروع میں مولانا سید ابوالحسن علی اور پھر خود مصنف کا مقدمہ اور آخر میں مآخذ کی طویل فہرست، یہ بھی کام کی چیزیں ہیں۔

معاصرین از مولانا عبدالماجد دریابادیؒ ـ تقطیع متوسط ضخامت ۲۳۲ صفحات کتابت طباعت اور کاغذ اعلیٰ قیمت -/۲۰ پتہ: حکیم عبدالقوی کچہری روڈ، لکھنؤ۔

اس کتاب میں مولانا نے ایسے اسّی حضرات کا تذکرہ کیا ہے جن سے مولانا کی ملاقات اور صحبت رہی ہے۔ ان حضرات میں اکابر علما و مشائخ بھی ہیں، نامور ادبا، شعرا، لیڈر مصنف، محقق اور اخبار نویس بھی۔ مشہور اور غیر مشہور، چھوٹے بڑے سب، یہ تذکرے اگرچہ مختصر ہیں اور ایک تعارفی نوٹ کی حیثیت رکھتے ہیں، پھر یہ بھی ضروری نہیں ہے کہ مولانا نے جس شخص کے متعلق اپنا جو تاثر نقل کیا ہے وہ صحیح ہی ہو، تاہم ان مضامین کی ادبی اور سوانحی قدر و قیمت ناقابلِ انکار ہے۔